سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا چوتھا اجلاس

کاروائی اجلاس پنجشنبہ مورخہ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۸۵ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
۱-	تلاوت قرآن مجید و ترجمہ	۱
۲-	وقفہ سوالات۔	۲
۳-	رخصت کی درخواست۔	۸
۴-	تحریک التواء۔ منجانب عصمت اللہ موسیٰ خیل۔	۸
۵-	قراردادیں:-	
	(۱) کاکڑ خراسان ضلع ژوب میں بجلی پہنچانے کا بندوبست کیا جائے (منجانب محمد شاہ مردان زئی)	۲۴
	(۲) توبہ اچکزئی و توبہ کاکڑی ضلع پشین میں بجلی پہنچائی جائے۔ (منجانب نصیر احمد باچا)	۲۹
	(۳) سینڈک پراجیکٹ پر فوری طور پر دوبارہ کام شروع کیا جائے۔ (منجانب حاجی عید محمد نوتیزئی)	۳۰

جلد چہارم — شمارہ پنجم

بلوچستان صوبائی اسمبلی

مسٹر اسپیکر	مسٹر محمد سرور خان کاکڑ
ڈپٹی اسپیکر	مسٹر عبدالظاہر آغا
سیکرٹری اسمبلی	اظہر سعید خان
ڈپٹی سیکرٹری	محمد حسن شاہ

فہرست ارکان جنہوں نے آج کے اجلاس میں شرکت کی

۱۔ مسز فضیلہ عالیانی	
۲۔ مس پری گل آغا	
۳۔ مسٹر آبادان فریدون آبادان	خصوصی معاون
۴۔ عبدالغفور بلوچ	پارلیمنٹری سیکرٹری
۵۔ مسٹر عبدالکریم نوشیروانی	
۶ مسٹر عبدالمجید بزنجو	
۷ میر احمد خان زہری	
۸ مسٹر اچھن داس بگٹی	
۹ مسٹر عصمت اللہ موسیٰ خیل	
۱۰ مسٹر بشیر مسیح	پارلیمنٹری سیکرٹری
۱۱ سید داؤد کریم	
۱۲ حاجی عبید محمد نوتیزئی	
۱۳ میر فتح علی عمرانی	
۱۴ جام میر غلام قادر خان	وزیر اعلیٰ
۱۵ میر عبدالنبی جمالی	وزیر

۱۶	مسٹر اقبال احمد کھوسہ	پارلیمنٹری سیکرٹری
۱۷	سردار شیر محمد ترین	
۱۸	میر محمد علی رند	
۱۹	ڈاکٹر حمید بلوچ	وزیر
۲۰	سردار دینار خان کرد	
۲۱	مسٹر محمد صالح بھوتانی	
۲۲	مسٹر محمد نصیر مینگل	وزیر
۲۳	حاجی محمد شاہ مردان زئی	
۲۴	سردار محمد یعقوب خان ناصر	
۲۵	ملک محمد یوسف سپیر علی زئی	
۲۶	میر نبی بخش کھوسہ	
۲۷	مسٹر ناصر علی بلوچ	مشیر
۲۸	سردار نثار علی	پارلیمنٹری سیکرٹری
۲۹	مسٹر نور احمد مری	
۳۰	مسٹر سیف اللہ خان پراچہ	وزیر
۳۱	پرنس یحییٰ جان	
۳۲	شیخ لطیف خان مندوخیل	مشیر
۳۳	مسٹر ذوالفقار علی مگسی	
۳۴	ملک گل زمان کاسی	

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا چوتھا اجلاس

اسمبلی کا اجلاس بروز پنجشنبہ، مورخہ ۱۰ ، اکتوبر ۱۹۸۵ء
بوقت دس بجے صبح
زیر صدارت، مسٹر محمد سرور خان کاکڑ، اسپیکر منعقد ہوا۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ، از قاری سید افتخار احمد کاظمی۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَا انْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ط فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ط فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ٥ (صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ ٥)

(سورۃ آل عمران پ ۴ ع ۸)

(ترجمہ) اے پیغمبر خدا ہی کی رحمت کے سبب آپ اُن کے ساتھ نرم رہے۔ اور اگر آپ تند خو سخت طبیعت ہوتے۔ تو یہ آپ کے پاس سے منتشر ہو جاتے (اُن کی سخت کوتاہی کے باوجود) سو آپ اُن کو معاف کر دیجئے، اور اُن سے خاص خاص باتوں میں، مشورہ بھی لیتے رہا کیجئے۔ پھر جب آپ رائے پختہ کرلیں تو خدا تعالیٰ پر اعتماد کیجئے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ایسے اعتماد کرنے والوں سے محبت فرماتے ہیں۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ ط

وقفۂ سوالات

مسٹر اسپیکر اب وقفۂ سوالات ہے، حاجی عید محمد صاحب اپنا سوال دریافت کریں۔

***۱۵۴۔ حاجی عید محمد نوتیزئی۔**

کیا صوبائی وزیر صحت ازراہِ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) بولان میڈیکل کالج کوئٹہ کے زیر تعمیر ہاسٹل کی زمین دھنس رہی ہے جس کی وجہ سے تعمیراتی کام روک دیا گیا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو حکومت اب کیا اقدامات کریگی۔

وزیر صحت

(الف) و (ب) اس سوال کا تعلق پاک پی۔ ڈبلیو۔ ڈی (وفاقی حکومت) سے ہے لہٰذا جواب نہیں دیا جا سکتا۔

سردار دینار خان کرد۔ (ضمنی سوال)

جنابِ والا! جب وفاقی حکومت نے کام بند کیا تو اس لیٹر کی کاپی آپ کو دی ہوگی۔ اس میں کیا لکھا ہے؟

نواب تیمور شاہ جوگیزئی۔

وزیر صحت۔

مجھے اِس بارے میں اطلاع نہیں ہے۔

مسٹر اسپیکر۔

حاجی عید محمد نوتیزئی اپنا اگلا سوال پوچھیں۔ سوال نمبر ۱۵۵

***۱۵۵۔ حاجی عید محمد نوتیزئی۔**

کیا وزیر آبپاشی و برقیات بتلائیں گے کہ۔

(الف) نوشکی سے دالبندین گرڈ لائن کب تک مکمل ہو گی ؟
(ب) اس سال ضلع چاغی کے کتنے دیہات کو بجلی فراہم کی جائے گی۔ ؟
(ج) رواں مالی سال میں ضلع چاغی میں آب نوشی کی کتنی اسکیمیں مکمل ہوں گی۔ ؟

وزیر آبپاشی و برقیات۔

جناب والا ! اگرچہ یہ سوال وفاقی حکومت سے متعلق ہے۔ تاہم میں اس کا جواب دیتا ہوں۔

(الف) دالبندین کو نوشکی سے بذریعہ گرڈ سسٹم ملانے کی پانچویں پاور پراجیکٹ میں غور کیا جائے گا۔

(ب) اس سال ضلع چاغی کے دیہات کو بجلی پہنچانے کے لئے متعلقہ ممبران صوبائی اسمبلی و قومی اسمبلی کے تجویز کردہ دیہات کا سروے ہو چکا ہے۔ بلوچستان کے باقی اضلاع کے دیہات کا سروے مکمل ہوتے ہی اس مقصد کے لئے مقرر کردہ طریقہ کار کے مطابق موزوں دیہات کا انتخاب کیا جائے گا۔

(ج) ضلع چاغی میں رواں مالی سال میں سالانہ ترقیاتی پروگرام اور ممبر صوبائی اسمبلی کی تجویز کردہ مندرجہ ذیل آب نوشی کے دو سالہ مدت تکمیل کے منصوبہ جات پر کام شروع کیا گیا ہے :۔

(۱) کلی ہیو گل (قادر آباد) آبنوشی منصوبہ :۔ یہ منصوبہ ۱۳ لاکھ ۶۱ ہزار روپے کے خرچ سے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت سال رواں میں مکمل کر لیا جائے گا۔

(۲) **کلی احمد وال آبنوشی منصوبہ:-** یہ منصوبہ ۲۳ لاکھ روپے کی لاگت سے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل ہے۔ سالِ رواں میں اِس منصوبہ پر بیشتر کام مکمل کر لیا جائے گا۔

(۳) **کلی یک مچ آبنوشی منصوبہ:-** اِس منصوبہ پر لاگت کا تخمینہ ۱۸ لاکھ ۳۰ ہزار روپے ہے ممبر صوبائی اسمبلی کی تجویز کے تحت شامل پروگرام ہے۔ سالِ رواں میں اِس منصوبہ پر بیشتر کام مکمل کر لیا جائے گا۔

حاجی عید محمد نوتیزئی۔

(ضمنی سوال) جناب والا! دالبندین کو نوشکی سے بذریعہ گرڈ سسٹم ملانے کی اسکیم پانچویں پاور پراجیکٹ میں نہیں ہے۔ باقی جو آبنوشی کی دو اسکیمیں ہیں۔ قادر آباد اور کلی احمد وال کی ہیں۔ ہم نے یہ اسکیمیں پہلے دی تھیں۔ ان کا پی سی ون بھی بن گیا تھا لیکن ان کو ہماری اسکیموں میں شامل نہیں کیا گیا۔

وزیر آبپاشی و برقیات۔

حاجی صاحب! اگر آپ اپنے سوال کو غور سے پڑھیں

تو آپ نے یہ پوچھا ہے کہ رواں مالی سال میں ضلع چاغی میں کتنی اسکیمیں مکمل ہونگی تو اس کا جواب یہی ہے کہ ہم نے کلی پوگل (قادر آباد) کلی احمد وال اور کلی یک مچ آبنوشی منصوبے اس رواں مالی سال میں شامل کیے ہیں

حاجی عید محمد نوتیزئی

آپ جو اسکیمیں دے رہے ہیں یہ اسکیمیں ہماری اسکیموں میں نہیں ہیں ان اسکیموں کا پی سی ون ہماری اسکیموں سے پہلے بنا تھا۔ اور جو اسکیمیں میں نے دی ہیں ان کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔

وزیر آبپاشی وبرقیات

جناب اسپیکر ان کا سوال یہ ہے کہ رواں مالی سال میں ضلع چاغی میں آبنوشی کی کتنی اسکیمیں مکمل ہونگی۔ اور یہ بات جو وہ اب پوچھ رہے ہیں وہ زبانی پوچھ رہے ہیں۔ اگر آپ باقاعدہ سوال ہم سے کرتے تو پھر ہم آپ کو اس کا جواب بھی ویسا ہی دیتے۔

میر نبی بخش خان کھوسہ

جناب والا (پوائنٹ آف آرڈر) وزیر موصوف ممبر کی طرف منہ کرکے جواب دے رہے ہیں۔ جبکہ انہیں اسپیکر کی طرف منہ کرکے جواب دینا چاہیے۔ یہ اسمبلی کا طریقہ کار ہوتا ہے۔

وزیر آبپاشی وبرقیات

جناب والا: ممبر موصوف کو بھی اسمبلی کے قواعد کا خیال رکھنا چاہیے وہ تحریری سوال کچھ کرتے ہیں اور ضمنی سوال کچھ اور پوچھتے ہیں

میں ممبر موصوف کی طرف منہ کرکے جواب اس لئے دے رہا ہوں کہ ان کے تحریری اور زبانی سوال میں فرق نہیں آنا چاہئے

مسٹر اسپیکر

مبر ضمنی سوال میں ایسی بات پوچھ سکتے ہیں -

وزیر آبپاشی و برقیات

اب جو ممبر موصوف نے زبانی سوال کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ کلی یک پچ آبنوشی منصوبہ پر (۱۸) اٹھارہ لاکھ تیس ہزار روپے منظور ہو چکے ہیں جلد ٹینڈر ہونگے -

وزیر اعلیٰ

جناب والا حاجی صاحب کا سوال یہ تھا کہ رواں مالی سال میں ضلع بجاغی میں آبنوشی کی کتنی اسکیمیں مکمل ہونگی - اور جواب میں بھی یہی کہا گیا کہ ضلع بجاغی میں رواں مالی سال میں سالانہ ترقیاتی پروگرام اور ممبر صوبائی اسمبلی کی تجویز کردہ مندرجہ ذیل آب نوشی کے دو سالہ مدت تک کے منصوبہ جات پر کام شروع کیا گیا ہے - جناب والا! ایک ریگولر ڈی پی ہوتی ہے اور دوسری ایم پی اے سے بعد میں وعدہ کیا جاتا ہے کہ اتنے لاکھ روپے کی مزید ڈی پی آپ کے علاقے کیلئے دی جائے گی لہٰذا باقی اسکیمیں اس میں شامل ہوتی ہیں - جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ اس سے تمام بات واضح ہو جاتی ہے - اس وجہ سے ممبر اسمبلی کی اسکیموں کو نہیں شامل کیا گیا -

مسٹر اسپیکر

جام صاحب نے پوری وضاحت کر دی حاجی عید محمد صاحب اب تو آپ کی تسلی ہو گئی ہوگی

حاجی عید محمد نوتیزئی

شکریہ جام صاحب

مسٹر عبدالکریم نوشیروانی

جناب والا اگر مجھے اجازت دیں تو میں بجلی کے متعلق پوچھنا چاہونگا

مسٹر اسپیکر

ابھی اجازت نہیں قاعدے کے مطابق بولنا چاہئے

مسٹر عبدالکریم نوشیروانی

چونکہ بجلی کے متعلق بات ہو رہی ہے لہذا بجلی کے متعلق ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔ میرا سوال یہ ہے کہ نوشکی کا گرڈ اسٹیشن بن ہو چکا ہے۔ دوسرا کلغوی گیڈر تک پہنچ چکا ہے میں یہ عرض کرونگا کہ اگر وفاقی حکومت سے مدد ہو تو بیسہ کلغوری سے پچیس میل ہے، اور وہاں سے نوشکی احمدوال خاران تک ستر میل ہے اس کیلئے کھمبے اور دوسرے انسٹرومنٹ دیئے جائیں۔ اگر یہ پراجیکٹ ۱۹۸۵۸۶ میں پہنچ جاسکتے تو آپ کے پورے صوبے کو ترقی دے گا اور میں یہ بات لکھ کر دیتا ہوں کہ خاران اور چاغی کی زمینوں کو گندم سپلائی کرے گا۔

مسٹر اسپیکر

اب سیکرٹری صوبائی اسمبلی کچھ اعلانات کریں گے

رخصت کی درخواست

اظہر سعید خان
سیکرٹری اسمبلی

میر ہمایوں مری کی رخصت کی درخواست ہے
آج مورخہ ۱۰-۱۰-۸۵ کو علالت کی وجہ سے
اجلاس میں حاضر ہونے سے قاصر ہوں لہذا رخصت منظور فرمائی جائے

مسٹر اسپیکر

سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

تحریک التوائ

مسٹر اسپیکر

اب عصمت اللہ موسیٰ خیل ایک تحریک التوا پیش کریں گے

مسٹر عصمت اللہ موسیٰ خیل جناب اسپیکر میں آپ کی اجازت سے یہ تحریک التوا پیش کرتا ہوں کہ اسمبلی کی کاروائی روک کر ایک تازہ اور پبلک اہمیت رکھنے والے

واقعہ پر بحث کی جائے ۔ واقعہ یہ ہے کہ مورخہ ۷-۱۰-۸۵ءکو ایک مسافر بس نائیٹ سروس ژوب تا کوئٹہ آتے ہوئے زیارت کراسنگ پر ڈاکوؤں کا نشانہ بن گئی۔ اس واقعہ میں ایک عورت ہلاک ہوئی جبکہ بس کا کلینر اور منشی شدید زخمی اور قریب المرگ ہیں۔ حکومت نے اس پر اب تک کیا کاروائی کی ہے عوام میں سخت برہمی اور بے چینی پائی جاتی ہے

مسٹر اسپیکر

تحریک التوا یہ ہے۔

اسمبلی کی کاروائی روک کر ایک تازہ اور پبلک اہمیت رکھنے والے واقعہ پر بحث کی جائے۔ واقعہ یہ ہے کہ مورخہ ۷-۱۰-۸۵ءکو ایک مسافر بس نائیٹ سروس ژوب تا کوئٹہ آتے ہوئے زیارت کراسنگ پر ڈاکوؤں کا نشانہ بن گئی۔ اس واقعہ میں ایک عورت ہلاک ہوئی جبکہ بس کا کلینر اور منشی شدید زخمی اور قریب المرگ ہیں۔ حکومت نے اس پر اب تک کیا کاروائی کی ہے عوام میں سخت برہمی اور بے چینی پائی جاتی ہے

وزیراعلیٰ

جناب اسپیکر اس پر پہلے میں کچھ عرض کر دوں۔ میں قواعد کی تفصیل ہی تو نہیں جانا چاہتا ۔ یہ بہت افسوس کی بات ہے کہ ہم قواعد کا احترام نہیں کرتے ہیں۔ اصول تو یہ ہوتا ہے کہ ایک دن میں صرف ایک تحریک التوا پیش ہوا کرتی ہیں۔ معزز رکن نے جس مقصد کے لئے تحریک التوا پیش کی ہے میں ان کو بتانا چاہتا ہوں جوں ہی یہ واقعہ میں علم میں آیا۔ میں نے وہاں پر پٹرول یعنی گشت کرنے والا جتنا بھی عملہ تھا سپاہی تھے

مسٹر عصمت اللہ موسیٰ خیل

جناب والا! میں نے تحریک التواء اس لئے پیش کی ہے کہ ان ڈاکہ زنی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے

میاں سیف اللہ خان پراچہ، وزیر ترقیات و منصوبہ بندی

اسپیکر صاحب آپ پہلے یہ فرما دیں کہ یہ تحریک التواء منظور ہے یا نا منظور ہے جس نے یہ تحریک پیش کی ہے وہ اس پر بولیں اور پھر وزیر متعلقہ اس کا جواب دیں آپ اپنے خیال کا پہلے اظہار فرما دیں کہ یہ تحریک منظور ہے۔ یا نہیں؟

مسٹر اسپیکر

ایک تحریک التواء کل بھی پیش ہوئی ہے۔ جس پر بحث آج ہوتا ہے تاہم میں جام صاحب سے کہتا ہوں وہ ان تحاریک کے متعلق جو فرمائیں گے ویسا ہی ہوگا۔ اور آپ اسمبلی کے اجلاس کی معیاد زیادہ رکھا کریں اجلاس کی مدت صرف پانچ یا چھ دن ہوتی ہے۔ اکثر ممبران کو شکوہ رہتا ہے کہ وہ اپنے مسائل نہیں پیش کر سکتے ہیں اور ان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔ ان کے پاس وقت نہیں ہوتا ہے کہ وہ اپنے علاقے کے مسائل پیش کر سکیں۔ لہذا آئندہ کے لئے میری خواہش ہے کہ اجلاس کچھ زیادہ دنوں کے لئے ہوتا کہ ممبران اپنے مسائل پیش کر سکیں

وزیر اعلیٰ

جناب والا! جیسا کہ میں نے پہلے کہا میری طرف سے کوئی اعتراض

نہیں ہے آپ ان دونوں تحریکوں کو منظور کریں۔ میں ان دونوں تحاریک التوا
کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں ہم اس لئے یہاں آتے ہیں کہ معزز اراکین کے
مسئلے سنیں ان کی تسلی کرا سکیں ان کی خواہشات کا احترام کریں تو میں پہلے ہی
کہہ چکا ہوں کہ میں اسمبلی کے قواعد کا سہارا بھی نہیں لونگا۔

مسٹر اسپیکر

پھر آپ اس تحریک التوا کے متعلق بولیں۔

وزیر اعلیٰ

جناب والا، جس وقت مجھے اس واقعہ کا علم ہوا
وہاں پر جو عملہ تعینات تھا۔ اور پٹرول کر رہا تھا میں نے ان کو معطل کر دیا۔
میرے ان احکام پر فوری عمل ہوا ہے اور کمشنر اور ڈپٹی کمشنر نے فوراً موقعہ
کا دورہ کیا ہے اور جب انہوں نے قاتلوں کا تعاقب کیا اور ڈاکوؤں کے پاؤں کے
نشانات دیکھے تو وہ مہاجروں کے کیمپ تک گئے وہاں ان کیمپوں میں دو لاکھ مہاجر
آباد ہیں اور اب ان مہاجروں کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ ڈاکوؤں کی نشاندہی کریں
اور ڈاکوؤں کو حکومت کے حوالے کریں۔ جب نشاندہی ہو گئی ہے مسروقہ مال برآمد کر لیا
جائے گا مجھے بھی اس بات پر افسوس ہوا ہے کہ اس وقت اس قسم کے
حالات رونما ہو رہے ان کو ہونا نہیں چاہیئے۔ آپ تو صرف بلوچستان پر نظر
رکھتے ہیں یہاں تو دوسرے صوبوں میں بھی اس قسم کے حالات رونما ہو رہے ہیں
یہ کیوں ہو رہے ہیں کیسے ہو رہے ہیں کون کرا رہا ہے۔ کس وجہ سے ہوتے ہیں؟
میں آپ کے توسط سے اس ایوان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کچھ ایسے
افراد ہیں جیسے آپ جانتے ہیں ملک میں اب جمہوریت ہے سول حکومت قائم
ہو گئی ہے یہ کہتے ہیں یہ کیوں قائم ہوئی ہے لہذا ایسے عناصر ہیں جو حکومت کے لئے
کوشش کر رہے ہیں ہماری اس آزاد مملکت پاکستان میں ایسی پیچیدگیاں پیدا کریں

اور مشکلات کی وجہ سے یہ ملک اپنی آزادی کا متحمل نہ ہو سکے عالمی حالات آپ دیکھیں جیسے اخباروں میں آیا ہے اسرائیل نے تیونس پر حملہ کر دیا ہے
یہ تمام اس قسم کی سازشیں ہیں جو سارے مسلمانوں کے لئے ہوتی ہیں اور ایسی سازشیں پاکستان میں بھی ہو رہی ہیں

جناب اسپیکر میں اس معزز ایوان کو یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ اس مقصد کے لئے ہم نے ابھی سے موثر انتظامات کر لئے ہیں۔ لیویز کافی بھرتی کی ہے اور ہماری خواہش ہے کہ یہاں مکمل امن وامان ہو میں اس ایوان کے معزز اراکین سے بھی گزارش کرونگا کہ یہاں جو بلوچستان میں رہنے والے ہیں وہ چھوٹے ہوں یا بڑے امیر ہوں یا غریب سردار ہوں یا معززین میرے ان سے ایک گزارش ہے کہ یہ ہمارا وطن عزیز ہے ہمارا ملک پاکستان ہے یہ بہت قربانیوں کے بعد حاصل کیا گیا ہے۔ خدانخواستہ ان حرکتوں سے ملک تو نہیں ٹوٹتا ہے اس سے کچھ بدامنی پیدا ہوتی ہے۔ اور سکون میں خلل پیدا ہوتا ہے اگر کسی کے ذہن اور خیال میں یہ ہے کہ اس طرح پاکستان ٹوٹے گا تو یہ ان کا خیال غلط ہے اس کے لئے تو ہم نے بہت سی قربانیاں دی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ نو کروڑ افراد کے ہوتے ہوئے اس ملک کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا ہے۔ میں اپنے بھائیوں کو بھی بتلانا چاہتا ہوں کہ وہ اس قسم کی باتوں سے گریز کریں اور ان کی ان باتوں سے نہ تو پاکستان ٹوٹے گا اور نہ ہی بلوچستان کی حکومت ٹوٹتی ہے
بلکہ ان کے ناپاک ارادے ٹوٹیں گے۔ پاکستان نہیں ٹوٹے گا۔
مجھے صرف اس ایوان کے تعاون اور آپ بھائیوں کے تعاون کی ضرورت ہے۔ جب ہم چور کو پناہ دینے سے انکار نہیں کریں گے تو کیسے ہوگا؟

جناب والا مجھے پتہ ہے بلوچستان کے عوام نے ہمیشہ صحیح اور اچھی باتوں ہی تعاون کیا ہے آپ بھائیوں کے تعاون سے ہم یہاں امن وامان قائم کریں گے۔ لہذا ہماری کوشش ہوگی کہ امن ہو سکوں ہو۔
مجھے یہ واقعہ سن کر افسوس ہوا کہ یہ واقعہ وہاں کیوں ہوا
مجھے امید ہے اپنے مہاجرین سے بھی جو یہاں آئے ہوئے ہیں پاکستان میں بستے ہیں پاکستان اور بلوچستان کے عوام نے انہیں فراخ دلی سے بسایا ہے بڑی محبت سے ان کو پناہ دی ہے۔ ہم ان سے بھی توقع رکھتے ہیں کہ جب وہ آئے ہیں اللہ ہم نے ان سے اتنا اچھا سلوک کیا ہے
لہذا معاداری کا یہ ایک طریقہ یہ ہے کہ وہ بھی اپنے آپ کو ایسی باتوں میں ملوث نہ کریں۔
اگر ایسا نہ کیا گیا تو لازماً ان کے خلاف ہمیں کارروائی کرنی پڑے گی اور اگر یہ کارروائی ہمیں کرنی پڑی تو نہ ان کے مفاد میں ہے اور نہ ہمارے مفاد میں ہے میں ان الفاظ کے ساتھ اپنے معزز رکن کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جو وہ چاہتے ہیں اور جو ہم سے ہو سکا ہم اس کے لئے کریں گے اور وہ اپنی تحریک التوا پر زور نہیں دیں گے (تالیاں)

سردار دینار خان کرد

محترم جام صاحب نے بہت اچھی تقریر کی اور مسئلہ پر روشنی ڈالی ہم ان سے متفق ہیں لیکن ایک حصہ جام صاحب نے چھوڑ دیا ہے۔
جناب والا! مہاجرین کیلئے یہ آرڈر ہے کہ وہ ہمیشہ شہر سے باہر رہیں لیکن

اسوقت آپکے مہاجر سارے شہر میں بسے ہوئے ہیں کاروبار پر انکا قبضہ ہے چوریاں وہ کرتے ہیں، اغواء وہ کرتے ہیں آج تک انہوں نے کوئی علاج نہیں کیا ہم نے کئی بار کہا کہ انہیں شہر سے نکالیں وہ نکلتے نہیں اسلئے میں ہاؤس سے اپیل کرونگا کہ مسئلے پر غور کریں۔

ڈاکٹر حیدر بلوچ۔ وزیر مواصلات و تعمیرات

جناب اسپیکر!

جیسا کہ سردار صاحب نے فرمایا، جب بھی امن و امان کے بارے میں ہماری میٹنگ ہوتی ہے۔ چیف سکریٹری۔ سکریٹری ہوم صاحبان کے موجودگی میں مہاجرین کا مسئلہ ضرور زیر بحث آتا ہے کہ ڈکیتی۔ بم بلاسٹنگ اس ایریا میں ہوتے ہیں جہاں مہاجرین ہیں اور بھی جام صاحب نے بھی ثابت کر دیا ہے کہ ٹریس لئے گئے جو مہاجر کیمپ تک جاتا ہے لہذا اسکا مطلب یہ ہوا کہ بلوچستان کے لوگ اسمیں کسی حیثیت میں ملوث نہیں ہیں۔ مہاجر شرارتیں کرتے ہیں بدمعاشیاں کرتے ہیں

جناب والا! اس ضمن میں حکومت نے کیا اقدام کیا ہے کیونکہ ہر وقت یہی مسئلہ درپیش رہتا ہے۔؟

میر عبدالکریم نوشیروانی

جناب اسپیکر! ہمیں چاہیئے کہ تصویر کے دونوں رخ دیکھیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ ماضی میں نیپ کے دور حکومت میں بلوچستان میں جب بھی کوئی واردات ہوتی تھی۔ کہا جاتا تھا کہ یہ مینگل نے کیا یا محمد حسنی نے مارا یا ڈاکہ ڈالا۔ چونکہ اسوقت تحریک چل رہی تھی، اسلئے تمام صرف مینگل اور محمد حسنی کا نام لیا جاتا تھا۔ میں سمجھتا ہوں اب بھی وہی صورت

حال ہے ہر برائی مہاجرین کے نام کردی جاتی ہے ......

مسٹر فضیلہ عالیانی

جناب اسپیکر! یہ کس پوائنٹ آف آرڈر پر بحث ہو رہی ہے؟

میر عبدالکریم نوشیروانی

میری عرض مہاجرین کے بارے میں ہے ہماری حکومت کو چاہیئے کہ انکا ساتھ دے کیونکہ ہم سب مسلمان ہیں، ہمارا دل بڑا ہے یہ ہم دیکھیں کہ آیا یہ سب کچھ کرنے والے مہاجرین ہیں یا دیگر شرپسند ہیں جو حکومت کو بدنام کرنا چاہتے ہیں

وزیر مواصلات وتعمیرات

ابھی جناب معزز ممبر نے بتایا کہ نشانات مہاجر کیمپ تک جاتے ہیں....

میر عبدالکریم نوشیروانی

یہ صرف حکومت کی ذمہ داری نہیں آپکے معتبر ملک ان سب کی ذمہ داری ہے بلکہ اسمبلی کے ممبر صاحبان ہیں انکا ذمہ ہے اگر انکے ایریا میں یہ واقعات ہوتے ہیں، تو میں تجویز کرتا ہوں پہلے ان سرداروں ملک صاحبان کو ذمہ دار قرار دیا جائے۔

مسٹر اسپیکر

کریم صاحب آپ کس پوائنٹ پر بول رہے ہیں؟

میر عبدالکریم نوشیروانی

جناب والا! میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ دیکھا جائے کہ یہ مہاجرین ہیں کوئی اور بھی اس میں ملوث ہیں۔

مسٹر اسپیکر

ہو سکتا ہے کوئی مہاجرین کے نام سے فائدہ اٹھا رہے ہوں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی

جناب والا: میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ یہ لوگ مہاجرین کا نام بدنام کر کے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور ہماری حکومت اور کابینہ کو بدنام کر رہے ہیں لیکن جناب والا! اسطرح یہ حکومت بدنام نہیں ہوگی بلکہ ہم سب کا فرض ہے کہ اس معاملہ کو دیکھیں۔ شکریہ

پرنس یحییٰ جان

جناب اسپیکر: میں عبدالکریم صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں اگر جام صاحب اسکے ذمہ دار نہیں ہیں تو کون ہیں؟

وہ پھر کیونکہ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ ہیں؟
اگر ذمہ داری قبول نہیں کرتے جناب والا! ہمارے علاقے میں بھی بدامنی ہے بغاوت ہے لوگ مارے جا رہے ہیں کل بھی قلات میں ملیشیا والے دو سرداروں کو گرفتار کر کے لے گئے ہیں۔ اس طرح جام صاحب کا فائدہ کیا ہے؟
جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ پہلے ہمیں بات کرنے کیلئے ایک گھنٹہ ملتا تھا جو ہم سے چھین لیا گیا اسی طرح بل پہلے سے آجاتے ہیں۔
جناب والا! ہم کیا کریں استعفےٰ دیدیں؟
ورنہ لوگ کسی روز ہمارا منہ کالا کر دینگے۔

وزیر اعلیٰ

جناب اسپیکر! میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے کہا تھا کہ قاتلوں کے نشان مہاجر کیمپ تک جاتے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب تک ملزم کی نشان دہی نہیں ہوتی یہ معلوم نہیں کیا جا سکتا۔
تاہم ہم نے تدابیر کی ہیں مہاجرین کے معتبرین کو بلوایا ہے۔ چار پانچ افراد کو نظر بندبھی کیا ہے۔ مہاجرین نے وعدہ بھی کیا ہے کہ وہ تلاش کرینگے اور انہوں نے حکومت کو تعاون کا یقین دلایا ہے
جیسا پرنس یحییٰ جان نے بات کی ہے۔ جناب والا! میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ انصاف کے تقاضے پورے نہیں ہوسکتے جب تک سردار پر حکومت کا ہاتھ نہیں پڑتا اسوقت تک مظلوم کو ظالم سے چھٹکارا حاصل نہیں ہوسکتا۔ اگر کسی ڈی سی نے سردار پر ہاتھ ڈالا ہے یہ خوشی کی بات ہے۔ اگر ڈی سی چور ظالم ڈاکو پر ہاتھ ڈالے یہ بڑی اچھی بات ہے ساتھ ہی میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ یہ حکومت کبھی بھی کسی وقت بھی کسی غریب پر ہاتھ نہیں ڈالے گی۔

پرنس یحییٰ جان

جناب والا! سب سے بڑے سردار لڑنیما ... جام صاحب ہیں اور ہماری اس اسمبلی میں چوالیس میں سے اڑتیس سردار بیٹھے ہوئے ہیں یہ کیسے ہوا

وزیر اعلیٰ

جناب اسپیکر چاہیئے اڑتیس ہوں یا چوالیس ہوں۔ میرا بھی فرض ہے کہ قانون کا احترام کروں۔ جناب والا! ہماری تاریخ گواہ ہے کہ ہم نے آج تک کسی غریب کا اثاثہ بھی غصب نہیں کیا میں غلط بات نہیں کرتا یہ قانون کا تقاضہ ہے میں یہاں پر کہتا ہوں کسی بھی غریب پر کسی بھی مظلوم پر اس حکومت کا ہاتھ نہیں پڑیگا

جناب والا! میں یقین بھی دلاتا ہوں اگر یہ بات سامنے آئے کہ کسی ڈی سی یا کسی کمشنر نے غریب پر ہاتھ ڈالا ہے۔ میں انشاءاللہ اسکا محاسبہ کرونگا۔ پرنس یحییٰ جان صاحب سے کہونگا کہ آپ بھی ریاست کے حکمران رہے ہیں لہذا آپ کا بھی فرض اور قانون کا تقاضہ ہے کہ آپ تعاون کریں اٹھئے اور مظلوم کی حمایت کیجئے تاکہ ہم سب ان چوروں کا قلع قمع کر دیں۔

میں کسی پر تنقید نہیں کرنا چاہتا ہم سب کو اس ذمہ داری کا احساس کرنا چاہیئے جناب والا! اگر مجھ سے بھی کوئی خطا ہوئی ہے اگر میں نے جرم کیا ہے تو میں بھی اپنے آپ کو پیش کرتا ہوں کہ قانون مجھے جو سزا دینا چاہتا ہے میں اسکا سامنا کرنے کو تیار رہوں (تالیاں) میں اپنے بھائیوں سے بھی یہی توقع رکھتا ہوں ہم نے اچھی روایات قائم کرنا ہیں۔

پرنس یحیٰے جان

ہم جام صاحب سے یہی توقع رکھتے ہیں۔

وزیر اعلیٰ

انشاءاللہ! جو کچھ ممکن ہوگا۔ میں کرونگا

مسٹر عبدالکریم نوشیروانی

جناب والا! جب سے پاکستان بنا ہے جام صاحب نے پاکستان کی خدمت کی ہے۔

مسٹر اسپیکر

آپ پہلے اسپیکر سے اجازت لیں اس کے بعد بات کریں۔ آپ تشریف رکھیئے!

پرنس یحیٰے جان

(پوائنٹ آف آرڈر)

پھر بھٹو دور حکومت میں کیوں جام صاحب کی حکومت توڑ دی گئی تھی؟ آج سے سات سال پہلے جام صاحب نے بیان دیا تھا کہ ہم لس بیلہ والے بلوچستان کے ساتھ نہیں رہیں گے۔ تو پھر جام صاحب بلوچستان کے وزیر اعلیٰ کیسے بنتے ہیں۔

آپ تو سندھ کے ساتھ اپنے علاقے کو ملا رہے تھے۔ آپ کا یہ بیان اخبار میں چھپا تھا

وزیر اعلیٰ

جناب والا! بھٹو دور حکومت میں آپ کے والد بھی گورنر رہ چکے ہیں
جناب والا میں اس بات کو دہرانا نہیں چاہتا بھٹو دور حکومت سے ان کا بھی تعلق رہا ہے۔ ان کے والد مرحوم ہمارے بھی گورنر رہے ہیں (باتیں)

مسٹر اسپیکر

میں سمجھتا ہوں کہ اب یہ بحث ختم ہونی چاہیے۔

ملک گل زمان کاسی

جناب والا! کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اس پر کتنا عملہ تعینات تھا اور یہ واردات ہو......

مسٹر اسپیکر

آپ یہ سوال اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں کریں۔ اس واقعہ کی یقین دہانی جام صاحب ایوان میں کرا چکے ہیں

ملک گل زمان کاسی

جناب والا! یہ واردات چیک پوسٹ سے دو فرلانگ پر ہوئی پولیس والوں نے کیا گناہ کیا ہے کہ پشتو ستر کلومیٹر پر واردات ہو اور انہیں معطل کیا جائے

وزیر اعلیٰ

جناب یہ پیٹرول پولیس پارٹی اس طرف سے بھی جاتی ہے اور دوسری طرف سے بھی آتی ہے یہ ذمہ داری اس عملہ کی ہے کہ وہ نیشنل ہائی وے کی حفاظت کرے تحقیقات ہو رہی ہے جو شخص بھی ذمہ دار پایا گیا اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ چاہے وہ کسی بھی لیول کے ہوں جو لوگ بھی قصوروار پائے گئے ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

مسٹر اسپیکر

جام صاحب کی یقین دہانی کے بعد آپ کی تسلی ہو گئی ہو گی

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

جناب والا! میں دو جانب آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ ہمارے ممبر صاحبان ایک لفظ استعمال کر لیتے ہیں
یعنی پوائنٹ آف آرڈر اور اس کے بعد تقریر شروع کر دیتے ہیں
جناب والا! پوائنٹ آف آرڈر کا مطلب یہ نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ اسمبلی کے کسی قانون یا قاعدے کی خلاف ورزی کی جا رہی ہو تو اس کی نشاندہی کی جائے۔ اس پر کہا جائے کہ فلاں قاعدے کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔
میں اس پر اعتراض کرتا ہوں۔ ہمارے ممبر صاحبان کیا کر رہے ہیں؟
پوائنٹ آف آرڈر کہہ دیا اور تقریر شروع کر دی
جناب والا! ایک تو میری آپ سے درخواست یہ ہو گی کہ آپ اس بارے میں اپنے زرین خیالات سے ہمیں نوازیں تاکہ ہم اسمبلی کے قاعدے اور قانون کے مطابق کارروائی کریں۔ دوسری عرض یہ ہے کہ کوئی تحریک یا ریزولیشن پہلے اسمبلی میں آئے گا

پھر اور پیش کرے گا اپنی بات کرے گا۔ اس کے بعد سرسری طور پر لیڈر آف دی ہاؤس یا متعلقہ وزیر اس پر اپنے خیالات کا اظہار کرے گا۔ اور آخر میں وائنڈنگ اپ متعلقہ وزیر یا قائد ایوان آخر میں تقریر کرے گا۔ یا متعلقہ وزیر آخر میں بات کرے گا مگر ان سے پہلے تمام ممبران اسمبلی کو موقع دیا جائے گا۔ یہ باتیں میں نے اس وجہ سے کی ہیں کہ اس ایوان میں ہم تین چار پرانے ممبران ہیں ہمارا یہ فرض ہے کہ جو بات ہمارے کسی بھائی کو نہ معلوم ہو ہم خود سمجھا دیں کہ اسمبلی کا یہ طریقہ کار ہونا چاہئے۔

مسٹر اسپیکر

آپ کا شکریہ انہیں بھی چاہئے کہ وہ اپنی تقاریر قواعد اور قاعدے کے مطابق کریں۔ پوائنٹ آف آرڈر کا مقصد یہی ہے کہ اسمبلی کے قواعد وضوابط کی اگر خلاف ورزی ہو رہی ہو تو کوئی بھی ممبر پوائنٹ آف آرڈر پیش کر سکتا ہے۔ میں جام صاحب سے کہونگا کہ سردار نور احمد نے کل ایک تحریک التواء کا نوٹس دیا ہوا ہے

وزیر اعلیٰ

جناب اسپیکر میرے معزز رکن اسمبلی نے جو تحریک التواء کا نوٹس دیا تھا اس پر میں نے فوری معلومات حاصل کی ہیں مجھے جو اطلاعات حاصل ہوئی ہیں۔ مجھے افسران نے یہ بتلایا ہے کہ وہ راستہ عوام کیلئے بند نہیں کریں گے۔ ہم وہاں کے تمام ایم پی اے صاحبان اور معززین کو بلائیں گے۔ اس کے علاوہ وہاں کے ضلع افسران کو بھی مدعو کریں گے تاکہ وہ باہم مل کر کوئی تصفیہ کریں جس سے نہ عوام کو کوئی نقصان ہو اور نہ ہی دفاع (سامعہ اعلام) کو کسی قسم کا نقصان ہو تو میں ان الفاظ کے ساتھ معزز ممبر کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ نہ صرف صوبائی حکومت کا بلکہ مرکزی حکومت کا بھی یہی فریضہ ہے کہ وہ عوام کی خدمت کرنے آئی ہے عوام کو تکلیف دینے نہیں آئی ہے مجھے امید ہے کہ میری اس بات کی وہ تائید وحمایت کریں گے۔ جس سے عوام کا فائدہ اور بھلا ہو نہ کہ نقصان۔ ممبر صاحب اس یقین دہانی کے بعد وہ اپنی تحریک التواء پر زور نہیں دیں گے۔

مسٹر اسپیکر

میں سردار دینار خان کرد سے گزارش کرتا ہوں کردہ تشریف لاکر بقیہ اجلاس کی صدارت فرمائیں۔ شکریہ

اس جملے پر سردار دینار خان کرد تشریف لاتے اور کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

(تالیاں)

میر نور احمد مری

جناب والا! اس علاقے کی آبادی گیارہ ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ اور اگر یہ راستہ بند ہوگیا تو عوام کو بہت تکلیف ہوگی

مسٹر چیئرمین :-

سردار دینار خان کرد

کیا جام صاحب نے آپ کی تحریک التوا پر آپ کو یقین دہانی نہیں کرائی ہے؟

وزیر اعلیٰ

جناب والا : اس معاملے پر معزز ممبر سے انشاء اللہ جلد صلاح و مشورہ ہوگا اور کوئی ایسی بات نہیں ہوگی جس سے عوام کو نقصان پہنچے مقصد صرف یہ ہے کہ عوام کو تکلیف نہ پہنچے

میر نور احمد مری

جناب والا : میں وزیر اعلیٰ کی یقین دہانی پر اپنی تحریک التوا پر زور نہیں دیتا

مسٹر چیئرمین

تحریک التواء پر زور نہیں دیا گیا۔

قرار دادیں

مسٹر چیئرمین

حاجی محمد شاہ مردان زئی اپنی قرارداد نمبر ۹ پیش کریں۔

حاجی محمد شاہ مردان زئی

جناب اسپیکر! میں آپ کی اجازت سے یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا کہ وہ کاکڑ خراسان ضلع ژوب میں بجلی پہنچانے کا فوری انتظام کرے تاکہ وہاں کے عوام بجلی کی سہولت سے مستفید ہو سکیں۔

مسٹر چیئرمین

قرارداد یہ ہے کہ "یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ کاکڑ خراسان ضلع ژوب میں بجلی پہنچانے کا فوری انتظام کرے تاکہ وہاں کے عوام بجلی کی سہولت سے مستفید ہو سکیں"۔

مسٹر چیئرمین

اب حاجی محمد شاہ اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔

حاجی محمد شاہ مردانزئی

جناب والا! کاکڑ خراسان ایک دور دراز علاقہ ہے اس کا رقبہ بہت وسیع ہے یہ علاقہ زراعت کے لئے بھی موزوں ہے اور زیر زمین

پانی بھی ہے اگر وہاں بجلی پہنچا دی جائے۔ آج کل کے ترقیاتی دور میں لوگ چاند
پر جا رہے ہیں مگر ہم اس بتی کے نیچے بیٹھے ہوتے ہیں۔
ہم وفاقی حکومت سے گزارش کرتے ہیں کہ ہمارے علاقے میں بجلی پہنچائی جائے

وزیراعلیٰ

—— جناب والا! سب سے پہلے تو میں آپ کو اس جلیل القدر عہدہ
سنبھالنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اپنی جانب سے اور ہاؤس کی جانب سے بھی
مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (تالیاں)
آج بہت خوشی کی بات ہے کہ یہاں بلوچستان کے مفاد کی بات ہو رہی ہے۔
اور معزز ممبر اپنے علاقے کے مفاد کے لئے اس قدر اچھی قرار دادیں پیش کر رہی ہیں۔
جناب والا! اس قرار داد کے متعلق میں رولز آف بزنس کے متعلق بات تو نہیں
کرنا چاہتا کیونکہ ہمیں ابھی کچھ وقت لگے گا کہ ان قواعد اور ضوابط کو سمجھ سکیں۔ بعد میں یہ
پتہ چل سکے گا کہ یہ قرارداد ضابطے کے مطابق ہے یا نہیں۔
لیکن جہاں تک معزز رکن کی خواہش کا تعلق ہے تو میں اس قرار داد میں مزید یہ
ترمیم پیش کرونگا کہ ہم چاہتے ہیں کہ بلوچستان کا کونہ کونہ بجلی سے منور ہو جائے (تالیاں)
میں اس ایوان اور آپ کے توسط سے مرکزی حکومت کی توجہ اس جانب مبذول
کراؤں گا بلوچستان میں ہمارے پاس اتنا سرمایہ نہیں ہے کہ ہم اپنے دور دراز کے
علاقوں میں بجلی مہیا کر سکیں۔ جیسے باقی علاقوں میں بجلی پہنچانے کے لئے مرکزی
حکومت نے مدد کی ہے اس میں بھی کرے۔ اس طرح ہمارا مکران کا علاقہ ہے
ہم جب کبھی وہاں جاتے ہیں وہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ کوئٹہ میں بجلی کی ضرورت ہے
تو شکی میں بجلی ہے۔ لس بیلا میں بجلی ہے قلات خضدار اور مستونگ میں بجلی ہے
تو ہم نے کیا گناہ کیا ہے؟
یہ ایک اچھی قرارداد ہے ہم اپنی مرکزی حکومت سے درخواست کریں گے کہ وہ
اس طرف توجہ دے اور اللہ تعالیٰ ہمارے معزز ممبران کو توفیق دے کہ اپنے
ملک اور بلوچستان کی خدمت اس جذبے کرتے رہیں۔ تو یہ بہت اچھا ہے۔

اور اگر ایسا رہا تو بلوچستان کا مستقبل انشاءاللہ بہت ہی روشن ہوگا

چیئرمین

امید ہے معزز ممبر کی تسلی ہو گئی ہوگی۔

حاجی محمد شاہ مردان زئی

جی ہاں! ہو گئی ہے

سید داد کریم

(اردو ترجمہ) جناب والا! آپ لوگ پہاں ... مچھلی جا پتے ہیں مگر ہمارے ساحلی علاقہ میں جاپان اور کوریا کے ٹرالر آکر مچھلیوں کو پکڑتے ہیں اور ہمارے جو مقامی ماہی گیر ہیں ان کو بڑا نقصان ہو رہا ہے وہ ساری مچھلی اپنی طرف لے جاتے ہیں نہ صرف وہ مچھلی لے جاتے ہیں بلکہ جس مچھلی کی انہیں ضرورت نہیں ہوتی وہ سمندر میں پھینک جاتے ہیں لہٰذا اس ہاؤس سے اور جناب سے درخواست ہے کہ وہ ایک قرارداد پاس کریں کہ ان ٹرالروں کو روکا جائے اور ہم نقصان سے بچ جائیں۔

چیئرمین

جام صاحب آپ کچھ اس بارے میں فرمائیں گے؟

وزیراعلیٰ

جناب والا! جیسے میں نے پہلے بھی کہا کہ شاید ایسی نجی محفل چل رہی ہے جیسے نجی محفل میں ہر بات ہو سکتی ہے لیکن اگر یہ اسمبلی ہے تو ہمیں ضابطے کا بھی کچھ نہ کچھ خیال رکھنا چاہیے یہاں پر قواعد کے مطابق بات ہو یہاں کی بات ہر جگہ سنی جاتی ہے

چیئرمین ـــــــ آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟

وزیراعلیٰ ـــــــ جہاں تک اس خواہش کا تعلق ہے میں اس کا بے حد احترام کرتا ہوں۔ اگر یہ قرارداد ضابطے کے مطابق آتی تو بہت اچھا ہوتا۔ لیکن میں اپنے معزز رکن کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ بلوچستان حکومت نے اس بارے میں بھی کئی بار لکھا ہوا ہے کہ یہاں کے ساحلی علاقہ میں غریب ماہی گیر ہیں ان کو نقصان پہنچ رہا ہے وہاں پر غیر ملک کے ٹرالر استعمال ہو رہے ہیں۔ میں نے کئی بار مرکزی حکومت کی توجہ مبذول کرائی ہے لیکن ایک بات میرے سننے میں آئی ہے کہ اب اس وقت کسی ایسے فرد کو ٹھیکہ دیا گیا ہے جس شخص کا تعلق بلوچستان کی اہم شخصیتوں میں ہوتا ہے اور وہ اپنے آپ کو جمہوریت کا دعویٰ دار کہتے ہیں میں ان کا نام نہیں لینا چاہتا مجھے امید ہے کہ بلوچستان کی ایسی ہستیاں جو دعویٰ کرتی ہیں کہ اس ملک میں جمہوریت کا اور اس کی حفاظت کا اور بلوچستان کے لوگوں کی خدمت کا تو میں سمجھتا ہوں وہ یہاں کی خدمت نہیں کر رہے ہیں۔
لہٰذا وہ ان ماہی گیروں کا خیال کریں جن سے انہوں نے بہت سے ووٹ حاصل کئے ہیں

جناب! آپ کے توسط سے اپنے معزز رکن کو یقین دلانا چاہتا ہوں ان کی جو خواہش اور تمنا ہے جو ان کی تکلیف ہے وہ میری بھی تکلیف ہے میرے علاقے میں بھی ساحل کے لوگ رہتے ہیں۔ اس میں اورماڑہ کے پسنی کے گوادر کے سونمیانی اور گڈانی کے لوگ ہیں جناب اگر اجازت دیں جو اس ہاؤس کی سفارش ہے وہ مرکزی حکومت تک پہنچا دی جائے۔

میاں سیف اللہ خان پراچہ : وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

جناب والا! پچھلی کی باتیں تو بڑی اچھی ہیں مگر اس وقت تو بجلی کی قرارداد سامنے ہے ہمیں تو بجلی کی بات کرنی ہے۔ اور پھر اس میں جام صاحب نے ترمیم پیش کی ہے کہ ہماری خواہش ہے کہ بلوچستان کے کونہ کونہ میں بجلی پہنچائی جائے۔ ہمیں اس پر بحث کرنی ہے۔

مسٹر محمد نصیر مینگل

وزیر صنعت و حرفت و محنت

جناب چیئرمین جیسے سیف اللہ صاحب نے کہا ہے کہ یہاں بجلی کی بات ہو رہی ہے اور پھر مسٹر داد کریم نے پچھلی کے متعلق کہا ہے کہ ہمیں کھانے کو پیٹ نہیں مل رہا ہے۔

میں جام صاحب سے متفق ہوں کہ یہ قرارداد ضابطے کے مطابق نہیں ہے مگر داد کریم کا منشا اس میں ترمیم کرنا تھا کہ کشتیاں کی بجائے ان کا ذریعہ معاش ختم کیا جا رہا ہے

چیئرمین

جب ضابطے کے مطابق نہیں ہے تو بحث کیوں ہو رہی ہے؟

وزیر صنعت و حرفت

جناب والا! اگر ضابطے کے مطابق نہیں ہے تو یہ آپ کا فرض ہے کہ خلاف ضابطہ قرار دے دیں۔

چیئرمین

اب سوال یہ ہے کہ ترمیم شدہ قرارداد کو منظور کیا جائے؟

(قرارداد منظور کی گئی)

مسٹر چیئرمین

اب مسٹر نصیر احمد باچا اپنی قرارداد نمبر چھ پیش کریں

مسٹر نصیر احمد باچا

جناب چیئرمین: میں آپکی اجازت سے یہ قرارداد پیش کرتا ہوں

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ توبہ کاکڑی و توبہ اچکزئی ضلع پشین میں بجلی پہنچانے کا فوری انتظام کرے تاکہ وہاں کے عوام بجلی کی سہولت سے مستفید ہو سکیں۔

مسٹر چیئرمین

قرارداد یہ ہے کہ

"یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ توبہ کاکڑی وتوبہ اچکزئی ضلع پشین میں بجلی پہنچانے کا فوری انتظام کرے تاکہ وہاں کے عوام بجلی کی سہولت سے مستفید ہو سکیں"

وزیر اعلیٰ

جناب والا! میں اس قرارداد کی تائید کرتے ہوئے یہ ترمیم پیش کرتا ہوں کہ اس قرارداد کو بھی پہلی قرارداد کی سفارشات کے مطابق منظور کیا جائے۔

مسٹر چیئرمین

سوال یہ ہے کہ ترمیم شدہ قرارداد منظور کی جائے؟

(قرارداد منظور کی گئی)

مسٹر چیئرمین

اب حاجی عید محمد نوتیزئی اپنی قرارداد نمبر سات پیش کریں

حاجی عید محمد نوتیزئی

جناب چیئرمین! میں آپکی اجازت سے یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ سینڈک پروجیکٹ پر فوری طور دوبارہ کام شروع کیا جائے یہ پروجیکٹ تقریباً دو سال قبل شروع کیا گیا تھا۔ اور اب یہ بیس کروڑ روپے خرچ کرنے کے بعد بند کر دیا گیا ہے۔ اتنی بھاری رقم خرچ کرنے کے بعد اس پروجیکٹ کو بند کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ اقتصادی اعتبار سے یہ بلوچستان کا ایک اہم پروجیکٹ ہے اس پروجیکٹ کو بند کرنے سے علاقے میں بیروزگاری بڑھنے کے ساتھ ساتھ صوبے کی اقتصادی حالت بھی متاثر ہوئی ہے اور ضلع چاغی کا پسماندہ علاقہ زیادہ متاثر ہوا ہے"

مسٹر چیئرمین

قرارداد یہ ہے کہ:

"یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ

کہ سینڈک پروجیکٹ پر فوری طور پر دوبارہ کام شروع کیا جائے یہ پروجیکٹ تقریباً دس سال قبل شروع کیا گیا تھا۔ اور اب یہ بیس کروڑ روپے خرچ کرنے کے بعد بند کر دیا گیا ہے۔ اتنی بھاری رقم خرچ کرنے کے بعد اس پروجیکٹ کو بند کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ اقتصادی اعتبار سے یہ بلوچستان کا ایک اہم پروجیکٹ ہے۔ اس پروجیکٹ کو بند کرنے سے علاقے میں بے روزگاری بڑھنے کے ساتھ ساتھ صوبے کی اقتصادی حالت بھی متاثر ہوئی ہے اور ضلع چاغی کا پسماندہ علاقہ زیادہ متاثر ہوا ہے۔"

مسٹر چیئرمین — حاجی صاحب اپنی قرارداد کی تائید اگر بولنا چاہیں تو بولیں۔

حاجی عبید محمد نوتیزئی — جناب اسپیکر و معزز اراکین اسمبلی!

جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ اخباری اطلاعات کے مطابق مرکزی حکومت سینڈک کے منصوبے کو ترک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

میرے علاوہ اس ایوان کے متعدد ممبران نے بھی جناب آغا عبدالظاہر احمدزئی ڈپٹی اسپیکر، مس پری گل آغا سینٹ و قومی اسمبلی کے ممبران نے بھی مرکزی حکومت سے گزارش کی ہے کہ اس منصوبے پر جلد از جلد عمل درآمد کیا جائے۔

جیسا کہ میں ضلع چاغی کا عوامی نمائندہ ہوں چنانچہ مجھ پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ بلوچستان اور ضلع چاغی کے عوام کی طرف اس اسمبلی کے توسط سے مرکزی حکومت سے یہ مطالبہ کروں کہ اس منصوبے کے دوررس معاشی اور معاشرتی قواعد کو مدنظر رکھتے ہوئے اس منصوبے پر جلد از جلد عمل درآمد کیا جائے چنانچہ میں اس مسئلہ پر ایک قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ آپ اس قرارداد کی حمایت کریں گے۔ نیز جناب اسپیکر صوبائی اسمبلی و وزیر اعلیٰ جناب جام صاحب سے درخواست کروں گا کہ صوبائی اسمبلی سے یہ منظور شدہ قرارداد جناب صدر پاکستان، وزیر اعظم،

وزیر خزانہ و منصوبہ بندی، وزیر بہبود و قدرتی وسائل کو بھیج دیں تاکہ وہ بلوچستان کے عوامی نمائندوں کے احساسات و جذبات سے آگاہ ہوں ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی

جناب اسپیکر! آپ کو معلوم ہے کہ خاران اور چاغی اسی صوبے کے پسماندہ علاقے ہیں جناب والا! یہ پراجیکٹ ہمارا ہے

مسٹر چیئرمین

یہ سارے صوبے کا ہے ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی

جی ہاں! جناب والا! یہ سارے صوبے کا ہے لیکن چاغی اور خاران والے اسکے حقدار ہیں اگر حکومت نے اس پروجیکٹ کو بند کر دیا تو چاغی اور خاران کے لوگ بے روزگار ہو جائینگے - اس سے پورا ملک متاثر ہوگا اور بیروزگاری کی لپیٹ میں آجائیگا جناب والا! ان افسروں کو جنہوں نے اس منصوبے کو شروع کیا اور اگر حکومت اس کو بند کرنا چاہتی ہے تو سب سے پہلے ان کو گرفتار کرے کہ جب یہ منصوبہ قابل عمل نہیں تھا تو اسے کیوں شروع کیا؟ یہ ہر جگہ ایسے ہی کرتے ہیں دتایاں؟ جناب اسپیکر! اب بولان میڈیکل کالج ہوسٹل کی مثال ہے اس پر اسی کروڑ روپے خرچ کرنے کے بعد دیکھتے ہیں کہ جناب یہ جگہ مناسب نہیں ہے -
پاکستان ایک غریب ملک ہے ۔ بلوچستان پسماندہ علاقہ ہے یہاں کے لوگ غریب ہیں اگر اسی طرح ایسے بڑے بڑے پراجیکٹ پر پیسہ خرچ کرکے ان کو بند کیا جائے تو پھر یہ ملک کہاں رہیگا؟ اسلئے ان کو چاہیئے کہ اس ملک کو اپنا ملک اور اس ملک

کے پیسے کو اپنا پیسہ سمجھیں یہ پیسہ انکے پاس امانت ہے خدا کیلئے ان چیزوں کو مدنظر رکھیں۔
جناب والا! دوسری دنیا کو دیکھیں روس اور امریکہ چاند پر لانڈنگ کر رہے ہیں۔ جبکہ ہم اس سائنسی دور میں جھگی کے نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ خدا کیلئے ان افسروں کو جو منصوبہ کی ناکامی میں ملوث ہیں انکو پکڑ کر جیل میں ڈالیں تاکہ آئندہ کوئی ایسا نہ کرے اور ایسا غلط قدم نہ اٹھائے (تالیاں) شکریہ

میر عبدالنبی جمالی
وزیر مال

جناب اسپیکر! اس پراجیکٹ پر بات کرتے ہوئے گزارشں کروں گا اور اس کے پس منظر میں جاؤنگا۔
جناب والا! ہمارے دو تین منصوبے نقصان میں چلائے جا رہے تھے۔ یہ ملک ہمارا ہے اس کا نقصان بھی ہمارا نقصان ہے میں یہ نہیں کہتا کہ سینڈک کے لوگوں کو بے روزگار کیا جائے اگر اتنا نقصان ہو رہا ہے جتنا ان تین پراجیکٹس پر ہو رہا ہے بیس بائیس کروڑ روپے کا نقصان ہو رہا تھا۔
جناب والا! اگر اتنی تنخواہیں دی جائیں تو بلوچستان کو اتنا نقصان نہ ہوتا۔ اگر اس پراجیکٹ سے پاکستان کی حکومت کو نقصان ہو رہا ہے تو بجائے پورا نقصان برداشت کرنے کے ان لوگوں کو روزگار مہیا کرے بجائے اسکے کہ اسکا نقصان بھی برداشت کریں لہذا میری گزارش ہے یہ ہاؤس انکی فلاح کیلئے سوچے تین ملیں جو بند ہیں انکا ٹوٹل نقصان کا حساب لگایا جائے تو بیس کروڑ ہے اس کی بجائے پانچ کروڑ کا نقصان ہوتا تو اس طرح ہم پندرہ کروڑ بچا سکتے تھے جبکہ یہ نقصان متواتر ہوتا رہا
جناب والا! اس حکومت نے اس بات پر غور کیا اور اسکو بند کیا اگر سینڈک پراجیکٹ چلانے سے اتنا بڑا نقصان ہوگا تو نہ چلایا جائے بلکہ ان لوگوں کو روزگار مہیا کیا جائے اس صورت میں تھوڑا خرچ ہوگا جو ہم برداشت کرسکیں گے
جناب والا! ہمیں صوبائی بنیادوں کی بجائے قومی بنیاد پر سوچنا چاہیئے۔

بلوچستان بھی ہمارا ہے ہم یہاں کی مٹی کی پیداوار ہیں بلوچستان کی مٹی سے کھاتے ہیں یہ پاکستان کا حصہ ہے لہذا ہماری سوچ بلوچستان کے ساتھ ساتھ پاکستان کی بھی ہونی چاہیئے کیونکہ اگر یہاں سے سنٹر کر دیتے ہیں تو وہیں سے ہمیں ایک چیز کا سوچنا چاہیئے کہ مرکز کی مثال ایک باپ کی ہے اور باپ کا فرض ہے کہ بیٹوں کو دے لیکن بیٹے بھی سوچیں کہ باپ اتنے اخراجات کہاں سے پورے کریگا اگر یہ اخراجات اس پر ڈالے جائیگے لہذا میری گزارش ہے کہ متاثرہ لوگوں کو روزگار مہیا کیا جائے۔ میں پھر عرض کرتا ہوں اگر ملک کا نقصان ہوگا تو وہ بلوچستان کا بھی نقصان ہے اگر یہ سوچا جائے کہ سینڈک پراجیکٹ چلانے سے نقصان ہے تو وہ سارے ملک کا نقصان ہوگا ان الفاظ کے ساتھ میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

وزیر صنعت و حرفت

جناب اسپیکر جو قرارداد حاجی نوتیزئی نے پیش کی ہے بہت اچھی ہے۔ یہ ایوان جو پورے صوبے کی نمائندہ اسمبلی ہے وہ اس بات کی سفارش کرے گا کہ اس قرارداد کو منظور کیا جائے اس سلسلہ میں ہم نے صوبائی حکومت سے بھی کہا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے سفارش کرے۔ یہ وضاحت میں اس لئے کرنا چاہتا ہوں کہ وفاقی حکومت نے اس قرارداد سے پہلے کافی کوشش کی ہے۔ کہ اس پراجیکٹ کو بند نہ کیا جائے۔ ڈاکٹر محبوب الحق سے میں نے بات کی ہے اس کے علاوہ میری منسٹری کی طرف سے انہیں خط بھی لکھا گیا ہے۔ گذشتہ دنوں ڈاکٹر اسد صاحب سے ہمارے جام صاحب اور دیگر وزراء نے بھی بات کی تھی اور انہیں بتایا تھا کہ یہ بلوچستان کا بہت اہم پراجیکٹ ہے۔ اسے ہر صورت میں جاری رکھا جائے تاکہ یہاں کے لوگوں کو روزگار کے مواقع بھی حاصل ہوں جو یہاں کی ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ جہاں تک پراجیکٹ کا تعلق ہے تو حکومت پاکستان

کو اس سے خسارہ ہے۔ مگر حکومت بلوچستان کے لئے یہ پراجیکٹ اپنی نوعیت کا ایک ایسا پراجیکٹ ہے جس کی گارنٹی صرف سینڈک ہی ہے۔ اس کیلئے جو پیسے آئیں گے وہ باہر سے یا کنسورشیم سے آئیں گے۔

اس سے ہماری صوبائی اور مرکزی حکومت کو خسارہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میں پورے ایوان کی وساطت سے اس بات کو آگے بڑھایا جاتا تاکہ اس پراجیکٹ پر عمل ہو سکے۔ اس میں شک نہیں کہ اس پراجیکٹ پر کافی پیسے لگے ہیں اور لگیں گے۔ لیکن اس کے بعد جو آمدنی ہوگی وہ ایک اچھی خاصی رقم ہوگی۔ اس کے ساتھ ساتھ وہاں کے لوگوں کو روزگار بھی میسر ہوگا۔ وہاں لوگ آباد ہوں گے اس علاقے میں خوشحالی ہوگی۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ یہ اس صوبے کی اہم ترقی ہوگی۔ کیونکہ اس پراجیکٹ نے وہاں پر ایک اہم کردار ادا کرنا ہے

جناب والا! بلوچستان کے کئی ایسے پراجیکٹ ہیں جو خسارہ میں چل رہے ہیں۔ میں ان کے نام لینا مناسب نہیں سمجھتا حکومت ان منصوبوں [illegible] باوجود خسارے کے چلا رہی ہے لہٰذا میری پورے ایوان [illegible] سے گزارش ہے کہ اس [illegible] کے [illegible] مد نظر رکھا جائے یعنی پراجیکٹ کو چلایا جائے [illegible]

اس سلسلہ میں ہمارے چیف منسٹر صاحب نے ہماری کیبنٹ نے ہمارے ایم این اے صاحبان نے اور سینئر حضرات نے یہ مسئلہ آگے بڑھایا ہے اور ہمیں بھی چاہئے کہ اس مسئلہ کو آگے بڑھائیں۔ تاکہ اس پراجیکٹ پر صحیح طریقہ سے عمل ہو سکے بلوچستان کی معیشت پر اچھا اثر پڑے۔ شکریہ (تالیاں)

وزیر مواصلات و تعمیرات

جناب والا! جیسا کہ نوشیروانی صاحب نے فرمایا تھا کہ جو پیسے پراجیکٹ پر خرچ ہوتے ہیں اس کا احتساب نہیں ہوا۔ اس سلسلہ میں میں ایک دو باتوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی بات تو یہ ہے

کہ پسنی اور پاڑہ میں ۱۹۸۱ میں پچاس لاکھ روپے کی واٹر سپلائی اسکیمیں بنائیں جہاں پر رہائشی کوارٹر بھی ہیں۔ یہ بات میں سیکریٹری ایریگیشن کے نوٹس میں بھی لانا چاہتا ہوں۔ جو اس وقت پہلی موجود ہیں۔ میں نے اس بارے میں جام صاحب کو بتایا ہے کہ وہاں پر جنریٹر لگے ہیں۔ اس اسکیم سے ایک قطرہ پانی ابھی تک نہیں ملا۔

مسٹر چیئرمین

جناب والا! یہ منسٹر کی طرف سے ہے یا سیکریٹری کی طرف سے۔ اس بارے میں خود وہاں کے لوگوں سے صورت حال پوچھی جائے کنوئیں کھودے گئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس میں پانی ہی نہیں ہے۔ ایک اسکیم آپ اکاسی یا پچاسی لاکھ روپے سے بناتے ہیں اور اس کے بعد کہتے ہیں کہ کنوئیں میں پانی ہی نہیں ہے۔ اس کی جواب دہی ہونی چاہئے۔ اگر سپرنٹنڈنگ انجنیئر یا کوئی اور انجنیئر تھا تو اس نے یہ بات پہلے کیوں نہیں سوچی کہ یہ منصوبہ قابل عمل ہے یا نہیں

وزیر مواصلات و تعمیرات

جناب یہ بات میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں اور جام صاحب کے نوٹس میں بھی لانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اتنے پیسے کیوں خرچ کئے!

جب جام صاحب وہاں گئے تھے تو وہاں جنگل میں منگل تھا۔ بجلی لگی ہوئی تھی سارے کنوئیں پانی سے بھرے ہوتے تھے۔ اور مجھے معلوم تھا کہ کس کنوئیں میں پانی نہیں ہے۔

سردار یعقوب خان ناصر: وزیر آبپاشی و برقیات

جناب والا! (پوائنٹ آف آڈر) اس بارے میں جام صاحب اللہ ہمارے دوسرے پرانے ممبران اسمبلی نے فرمایا ہے کہ ہاؤس میں قاعدے کے مطابق بات ہونی چاہیئے ہر ممبر کا کوئی نہ کوئی مسئلہ اپنے علاقے کا ہوتا ہے۔ اگر ہمارے منسٹر صاحب کو کوئی تکلیف ہے یا کوئی ایسا پراجیکٹ ہے جس کے بارے میں انہیں کوئی سوال اٹھانا ہے تو وہ قاعدے کے مطابق ہم سے سوال کریں تاکہ ہم انہیں اس کا صحیح جواب دے سکیں۔ صرف تصویر کا ایک رخ بیان کرنا اس پر ہم روشنی نہیں ڈال سکتے۔

جناب والا! اس وقت سینڈک کی بات ہو رہی ہے۔ اگر میں آپ سے اپنے علاقے ژوب کے متعلق سوال کر دوں تو آپ کیا جواب دیں گے؟

ویسے سنجاوی سے زیارت تک کا روڈ دس سال سے نہیں بنا ہے آپ اس کا مجھے کیا جواب دیں گے (باتیں)

مسٹر چیئرمین

آپ کا مطلب یہ ہے کہ منسٹر صاحب صرف سینڈک کے متعلق بات کریں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

جناب اسپیکر! اگر مجھے اجازت ہو تو میں ایوان کی توجہ سینڈک پراجیکٹ کی طرف مبذول کرانا چاہونگا۔

لہٰذا پہلے تو میں بحیثیت وزیر منصوبہ بندی و ترقیات جو میرا فرض ہے آپ سے عرض کرتا ہوں کہ ۱۹۶۲ میں بلکہ اس سے بھی پہلے ہمارے جیالوجیکل سروے آف

پاکستان کو پتہ چلا کہ وہاں پر تانبے کے ذخائر ہیں پھر ۱۹۶۲ میں سیٹلائٹ کے ذریعہ معلوم
ہوا کہ تانبے کے پاکستان میں پانچ ذخائر ہیں اور یہ سب بلوچستان میں ہیں اور ان میں
سب سے بڑا ذخیرہ سینڈک میں ہے۔ حکومت پاکستان نے ریجنل ڈویلپمنٹ کارپوریشن
بنائی جو ایک خود مختار ادارہ ہے۔ اور اسکے سپرد یہ کام کیا یعنی سینڈک کا پراجیکٹ
کو عملی جامہ پہنائیں۔ ۱۹۷۴ میں اس پر ڈویلپمنٹ بھی ہوئی اور ترقیاتی کام بھی ہوا
اور اس میں ۴۵۳۲۶ میٹر ڈرلنگ بھی ہوئی۔ ایک لاکھ تیس ہزار کیمیکل ٹیسٹ ہوتے
ہیں۔ اس کے علاوہ تین معدنیاتی ٹیسٹ ہوتے ہیں۔ جو غیر ممالک میں جا کر کئے جاتے ہیں
کہ واقعی اس سے تانبہ نکالا جا سکتا ہے یا نہیں اس سے معلوم یہ ہوا کہ یہاں پر
چار سو بارہ ملین ٹن تانبے کا پتھر ہے۔ جس میں مذید پوائنٹ چالیس فیصد یعنی آدھے
فیصد سے کم تانبہ ہے۔ یہاں پر تانبے کے علاوہ دیگر میٹل یعنی سونا وغیرہ بھی ہے
اس کی کل مالیت یعنی تانبے کے پتھر کی آٹھ بلین یو ایس ڈالر ہے جو سو کروڑ
سے زائد ہے۔ اس پراجیکٹ پر آج تک ایک سو نوے ملین روپے یعنی انیس
کروڑ روپے خرچ ہو چکے ہیں ماشکیل کا پانی ان کے پاس ہے۔ اس کے
علاوہ ڈیپ ہے کواس ہے اور تفتان کا پانی بھی ہے۔ اپنی تحقیقات کے دوران انہوں
نے وہاں پانی تلاش کیا ہے۔ انہیں تسلی ہے کہ وہاں پر پانی بہت ہے۔ اور یہ پانی
میٹھا ہے۔ اب اس پراجیکٹ پر تین سو بیس ملین ڈالرز کی ضرورت ہے جس سے
چار اعشاریہ آٹھ ارب یعنی یہ چار سو اسی کروڑ روپے کا پراجیکٹ ہے حکومت نے
یہ کوشش کی کہ اس ریجنل ڈویلپمنٹ کارپوریشن کے ساتھ باہر کے ملک شریک ہو
جائیں۔ اور اس پراجیکٹ کو چلائیں جب اس پراجیکٹ کو شکل
دی گئی اس میں یہ تھا کہ تمام تانبے کے پتھر کو نکالا جائے گا۔
اور اس سے مختلف چیزیں سلفیورک ایسڈ اور [illegible] اور [illegible]
زنک گولڈ اور لوہا سب چیزوں کو نکالا جائے گا۔
علاوہ اسکے پروگرام یہ بھی تھا کہ اس پراجیکٹ سے جو تانبے کا پتھر نکالیں گے
صاف کر کے کنسنٹریٹ بنائیں گے۔ بلکہ اس سے دیگر دھاتیں بھی نکالیں گے
جب اس کا جائزہ لیا گیا تو یہ معاشی طور پر فیزیبل نہیں نکلا ہے۔

جیسا کہ میرے ساتھی مینگل صاحب نے بات کی کہ ڈاکٹر اسد یہاں آئے ہماری ان سے بات چیت ہوئی اس سے پہلے ڈاکٹر محبوب الحق صاحب سے ہماری باتیں ہوئیں ہم نے کہا اتنا بڑا پراجیکٹ بنانے کی کیا ضرورت ہے۔ اس سے برشٹل کا پرکیوں نہ بنایا جاتے۔ کسی چیز سے تو ہمیں ابتدا کرنی ہے۔ یہ بھی ایک خاص قسم کا پر ہوتا ہے جس کو برشٹل کا پر کہتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ ساری دنیا میں اس وقت کا پر پر بحران آیا ہوا ہے خاص طور پر امریکہ میں بڑی فیکٹریاں بند ہوگئی ہیں تو تجویز یہ کی گئی کہ بھائی سیکنڈ ہینڈ مشینری منگوالو آج کل تو امریکہ میں بہت سی فیکٹریاں بند ہوگئی ہیں۔ اور کا پر پراجیکٹ بند ہو گئے ہیں مشینری حاصل کرنے میں کوئی مشکل نہیں ہوگی بہت ہی سستے داموں ہمیں کا پر بلسٹر بنانے کا پلانٹ مل جاتے گا۔ یہ تجویز ہم ان کو دے رہے ہیں ہمارے چیف منسٹر صاحب بھی وفاقی حکومت میں اس مسئلے کو اٹھائیں گے۔ کہ سیکنڈ ہینڈ مشینری لے لو اور اس سے بلسٹر کا پر بناؤ۔ مگر اس پراجیکٹ کو رد مت کرو۔ کیونکہ ہر پراجیکٹ کے دو پہلو ہوتے ہیں۔

ایک پہلو اکنامک یعنی اقتصادی ہوتا ہے اور دوسرا سوشل۔ اگر ہم اس کاروبار کو سیکھیں گے نہیں تو ترقی کیسے کریں گے ؟

پہلے تو میں اس کی اکنامک سائیڈ پر آتا ہوں اگر ہم یہ کام شروع نہیں کریں گے تو ہم میٹل مائینڈ نگ اور سملٹنگ پلانٹ نہیں ہے۔ آخر اس کو کب سیکھیں گے کہیں سے تو اس کی ابتدا کرنی ہے ہوسکتا ہے اس میں غلطیاں بھی ہوں گی کچھ تجربات ہمارے سامنے آئیں گے۔

جناب چیئرمین : آپ دیکھیں پاکستان اسٹیل مل لگا ہے یہ بہت مہنگا ہے ساری دنیا نے کہا کہ یہ ان اکنامیکل ہے۔ مگر لگا دیا گیا اس کے لئے صرف یہ دلیل دی گئی کہ کبھی تو اسٹیل بنانا سیکھنا ہے بات بھی صحیح ہے دوسری طرف اس کا سوشل پہلو بھی ہے۔ جب ہمارے ہاں سینڈک کا اتنا بڑا پلانٹ لگ جاتے گا۔ ہزاروں آدمیوں کو کاروبار ملے گا ہزاروں لوگوں کو ملازمتیں ملیں گی۔ اور جب وہ کونہ آباد ہوگا تو سارے بلوچستان پر اور پھر پاکستان پر اس کا اثر پڑے گا اور اس شعبہ کو بھی ہم نے مد نظر

دیکھنا ہے ہر بات ہم معاشی نہیں کرسکتے ہیں کئی منصوبوں کے سوشل پہلو بھی ہوتے ہیں۔
جب بجلی اور گیس بلوچستان میں آئی اکیا ہم نے اس کو اکنامک پہلو پر کیا تھا نہیں ہم نے
اس کے سماجی اثرات بھی دیکھے۔
اور یہ تجربات پاکستان میں کئی جگہ ہو رہے ہیں یہ نہیں کہ صرف سینڈک کے لئے
کہنا کہ یہ ان اکنامیکل economical ہے لہذا اس کو رد کیا جاتے۔ تو ہم کہتے ہیں کہ کئی
پراجیکٹ ہیں جو اکنامیکل نہیں ہیں جب آپ ان کو اپناتے ہو ان کو ترقی دیتے ہو تو
یقیناً بلوچستان کا سب سے بڑا پراجیکٹ سینڈک کا ہے اس کو بھی اپناؤ اور اس کے
سوشل پہلو کو بھی دیکھو میرے پاس یہ چند ایک معلومات تھیں جو میں نے سمجھا کہ ایوان
کو بتا دوں شکریہ۔

حاجی عبید محمد نوتیزئی

جناب! جو رقم اس پراجیکٹ پر خرچ ہوئی
ہے وہ بھی میں ایوان کے سامنے پیش کرسکتا ہوں اس کا ریکارڈ میں لایا ہوں۔
جو وہاں ڈیپازٹ ہیں سونا چاندی ہے سلفر ہے لوہا ہے۔ ان تفصیلات کو پیش کرنے
کے لئے جتنا وقت چاہیئے آپ دیں۔

چیئرمین

اس کے لئے تو دو دن لگیں گے۔ آپ اس کی کاپیاں کرا کر سب
ممبران کو دے دیں۔ وہ دیکھ لیں گے تشریف رکھیں۔
یہ سینڈک کا جو مسئلہ درپیش ہے علاوہ اس کے کئی اور منصوبے ہیں مثلاً ٹیکسٹائل ملیں
ہیں بولان میڈیکل اور پی ایم ڈی سی کا مسئلہ ہے یہ لوگ چیخ رہے ہیں اور بہت
نقصان بھی ہو رہا ہے اخباروں میں آرہا ہے لیکن میں آپ سے یہ دریافت کرتا
ہوں کہ آپ کابینہ کے چیف منسٹر ہیں گورنر صاحب صوبہ کے ہیں آپ لوگوں نے
کبھی اپنی میٹنگز میں اس مسئلے پر غور کیا ہے۔ اس کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں؟

وزیر اعلیٰ

جناب والا! یہ بڑی اچھی بات ہے اور آپ نے بہت عمدہ سوال کیا ہے آپ نے جن چیزوں کے متعلق فرمایا ہے اور ہماری توجہ مبذول کرائی ہے اس میں ٹیکسٹائیل مل بولان میڈیکل کالج اور اوتھل ٹیکسٹائیل مل ہے۔ آپ بھی اس چیز کا خود احساس کر سکتے ہیں کہ یہ خطہ بلوچستان جس سے ہمارا تعلق ہے۔ اگر ہمیں اپنا احساس نہ ہو تو پھر میں سمجھتا ہوں انسان کی زندگی بھی بے کار ہوتی ہے۔

نہ صرف وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے بلکہ اس بلوچستان کے ایک فرد کی حیثیت سے یہ ہمارا اولین فرض ہے میں نے مجلس شوریٰ میں ایک رکن کی حیثیت سے بھی کبھی میں نے اپنی طرف سے کوتاہی نہیں کی ہے۔

ہم نے ہمیشہ ان پراجیکٹس پر توجہ مبذول کی ہے اور ہم نے مرکزی حکومت کو بھی ہے کہ یہ ہمارے مسائل ہیں ان پر توجہ دیں۔ ہمیں مرکزی حکومت سے کافی مدد مل رہی ہے آپ بجلی کو بھی لے لیں۔ اس کے لئے مرکزی حکومت نے فراخ دلی سے امداد کی ہے۔ ہم صدر محمد ضیاالحق صاحب کے بھی انتہائی مشکور و ممنون ہیں۔ انہوں نے تو کبھی بھی اکنامیکل فیزبلٹی Economical feasibility کو نہیں دیکھا ہے۔ ہمیشہ اس بات کا خیال رکھا ہے کہ بلوچستان کے لوگوں کو روزگار ملے انہوں نے کبھی یہ خیال نہیں کیا کہ اس بجلی سے مرکز کی حکومت کو کیا فائدہ پہنچے گا۔

جناب والا! اس طرح آپ نے جو قرارداد پیش کی ہے وہ بجلی سے متعلق مرکزی حکومت کی توجہ مبذول کرائی ہے۔

اسکے علاوہ صدر ضیاالحق کی خدمت میں ہم نے یہ عرض کیا کہ یہاں ٹیکسٹائیل ملز کے دو پراجیکٹ ہیں۔ مانا کہ یہ دو پراجیکٹ خسارے میں چلتے ہیں۔ لیکن بہت سی ایسی چیزیں ہوتی ہیں جو بلوچستان کے عوام کے مفاد کی خاطر کی ہیں آج بھی ہم مرکزی حکومت سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ سوال یہ نہیں کوئی مل چلتی ہے یا نہیں سوال ان افراد کا ہے جو وہاں کام کر رہے ہیں۔ اور عرصے سے ان کو وہاں روزگار مہیا ہو رہا تھا اگر فوری طور پر ان کا روزگار بند ہوگا تو اس کا کوئی اچھا اثر نہیں پڑے گا۔

اس کے اثرات اور بھی ہو سکتے ہیں جو ہمارے لئے بہتر نہیں ہیں۔ اور بلوچستان کی حکومت کے لئے بہتر نہیں ہیں۔ اور یہاں کے عوام کے لئے بہتر نہیں ہے۔
میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم کسی موقعہ پر غافل نہیں رہے ہیں جتنا بھی ہم سے ہو سکتا ہے ہم نے کیا ہے ہم نے مرکزی حکومت کی توجہ اس مسئلے کی طرف مبذول کرائی ہے اور اگر ایسا ہو آپ بھی دعا کریں کہ بلوچستان میں اللہ تعالیٰ اتنا سرمایہ پیدا کرے کوئی تیل نکل آئے تو ہم تمام قسم کے منصوبوں کو بغیر مرکزی حکومت کی امداد کے چلا سکیں۔ (تالیاں)

مسز فضیلہ عالیانی

جناب والا! ہمارے پاس گیس ہے

وزیر اعلیٰ

جناب اسپیکر! گیس کے متعلق ہماری محترمہ بھی جانتی ہیں گیس کی تقسیم کار کا تعلق مرکزی سے ہے یہ بات ان سے پوشیدہ نہیں کہ تقسیم کار کے مطابق آئین کی رو سے یہ وفاقی سبجیکٹ ہے۔ ہمیں یعنی صوبے کو اسکا حصہ آئین کے تحت مل رہا ہے۔

مسز فضیلہ عالیانی

وہ بھی آئین کا حصہ بن جائیگا

وزیر اعلیٰ

جناب والا! اگر بنے گا تو اسکا علاج میرے پاس نہیں ہے اسکا علاج تو مرکزی حکومت اور ہمارے قومی اسمبلی کے اراکین کے ساتھ ہے

مسٹر چیئرمین

——— آپکے پاس بھی اختیار ہے - آپ بھی کرسکتے ہیں۔ اپنے حق کیلئے ہر آدمی لڑ سکتا ہے۔

وزیراعلیٰ

——— اگر میرا اختیار ہو کہ میں مرکزی حکومت کو اپنی منشاء کے مطابق بنا سکوں تو اچھی بات ہو گی ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی (پوائنٹ آف آرڈر)

——— جناب اسپیکر کوئی سوال نہیں کرسکتے ۔

وزیراعلیٰ

——— جناب والا ! میں معزز رکن سے درخواست کرونگا کہ انہوں نے اسپیکر کیلئے جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ واپس لیں کیونکہ اسمبلی کیلئے اسپیکر قابل احترام ہیں ۔

مسٹر چیئرمین

——— واپس لے لئے جناب ۔

مسز فضیلہ عالیانی

——— جناب چیئرمین ! لیڈر آف دی ہاؤس نے فرمایا کہ معزز رکن اپنے الفاظ واپس لیں - لیکن بجائے معزز رکن کے آپ نے کہا کہ

میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔ جبکہ معزز رکن کو کہنا چاہئے کہ وہ اپنے الفاظ واپس لیتے ہیں ۔ یہ انہیں کہنا چاہیے ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی

جناب والا! میں نے آپکی شان میں گستاخی کی ہے ۔ میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں ۔ جناب والا! یہ گزارش بھی کرونگا کہ یہ ایوان بلوچستان اسمبلی کا ہے کوئی ہوٹل نہیں ۔

مسٹر چیئرمین

اب مسٹر عبدالغفور بلوچ بولیں ۔

میر عبدالغفور بلوچ

جناب اسپیکر! میں آپکی اجازت سے حاجی سعید محمد نوتیزئی صاحب کی قرارداد پر کچھ کہنا چاہتا ہوں ۔ جناب والا! یہ قرارداد ایک اہم سلسلہ میں پیش کی گئی ہے اور بہت اچھی قرارداد ہے ۔ میں بھی اور اس معزز ایوان کے سارے ممبران اسکی حمایت کرتے ہیں پراپو صاحب نے اس پراجیکٹ کے بارے میں تفصیل کے ساتھ ایوان کو بتایا لہذا مجھے تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ۔

جناب والا! پہلے تو بلوچستان کے بارے میں کہا جاتا کہ منصوبے بنتے ہیں ۔ لاکھوں روپے خرچ کرکے کام شروع کیا جاتا ہے اور آخر میں کہا جاتا ہے کہ پراجیکٹ پر کام بند کیا جاتے کیونکہ یہ قابل عمل نہیں ہے لیکن اب وفاقی حکومت کے بارے میں کیا کہا جاتے جسکا تعلق ساری دنیا کے ممالک کے ساتھ ہے اسکے ساتھ فنی ماہرین سروے کرنے والے بھی ہیں جو سب کچھ جانتے ہیں مگر وہ بھی دس گیارہ سال بعد منصوبے پر کام کرکے

کہتے ہیں کہ جی یہ (Feasible) نفع بخش نہیں ہے۔

جناب والا! ہم جیسے غریب ملک کیلئے یہ بہت بری بات ہے (تالیاں) ہمارے افسران اس غریب ملک کے ساتھ ظلم کر رہے ہیں۔ اس سے قبل بھی انہوں نے مکران میں گوادر فش ہاربر پراجیکٹ شروع کیا اس پر ایک کروڑ انتالیس لاکھ روپے خرچ کر کے اسکو ختم کردیا۔ اسکا کیا حشر ہوا کہ دو سال بعد اسکی بلڈنگ سڑ رہی ہے اس کو کوئی ہاتھ نہیں لگاتا کوئی کہتا ہے یہ صوبائی حکومت کا ہے کوئی کہتا ہے یہ وفاقی حکومت کے پیسے ہیں۔ اسکا ذمہ دار کون ہے؟ کہتے ہیں Feasible نہیں ہے۔ اسی طرح اوتھل ٹیکسٹائل مل اور بولان ٹیکسٹائل ملوں کو بھی یہ کہہ کر بند کردیا گیا ہے کہ یہ فیزایبل جیسا پراچہ صاحب نے بتلایا کہ اسکا تخمینہ آج سے دس سال پہلے کے مقابلے میں بڑھ کر دو سو چالیس کروڑ ہوگیا ہے لہذا گورنمنٹ کہتی ہے کہ یہ [Economical] نہیں اتنے پیسے نہیں ہیں۔

جناب والا! پراجیکٹ شروع کرنے سے پہلے یہ ہوتا ہے کہ تمام امور کو پہلے سے دیکھا جاتا ہے مثلاً کراچی اسٹیل مل پراجیکٹ پر پانی بجلی اور سڑکوں کی تعمیر وغیرہ پر خرچ آنے والی رقم کی ذمہ داری حکومت کی تھی اور یہ ذمہ داری حکومت کی ہونی چاہیے کیونکہ یہ منصوبے عوامی فلاح وبہبود کیلئے ہوتے ہیں لیکن یہاں اس پراجیکٹ پر پانی بجلی سڑکوں وغیرہ کا خرچ بھی پراجیکٹ کے کھاتے میں ڈال دیا گیا تو لازمی بات ہے کہ اس طرح کاسٹ بڑھ جاتی ہے۔

جناب والا! ڈاکٹر محبوب الحق جو اب وزیرخزانہ ہیں، انہوں نے سات مئی ۱۹۷۴ء کو ایک پریس کانفرنس میں کہا تھا کہ میں اس پراجیکٹ کیلئے پچاس کروڑ روپے منظور کررہا ہوں پیسے آجائینگے تو کام شروع ہوجائیگا۔ اگر یہ منصوبہ قابل عمل اور نفع بخش نہیں تھا تو انہوں نے دو سال پہلے پریس کانفرنس میں یہ اعلان کیوں کیا تھا؟ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے افسر چاہے پاکستان کے ہوں یا بلوچستان کے ہوں۔ آپ کو ان سے پوچھنا چاہیے کہ آٹھ دس سال پہلے پراجیکٹ بنانے اور ان پر کام شروع کرنے کے بعد کیوں کہتے ہیں کہ یہ قابل عمل اور منفعت بخش نہیں ہے۔

جناب والا! ان افسروں کو یا تو ملازمت سے نکالنا چاہیے یا پھر انکے دماغ کو صحیح کرنا چاہیے انکو پہلے باہر بھجوا کر تربیت دلوائیں تاکہ باقاعدہ صحیح تربیت حاصل کر کے وہ صحیح تخمینے مرتب کریں اور صحیح فیزابیلٹی رپورٹ تیار کریں شکریہ (تالیاں)

وزیر اعلیٰ

جناب والا! آپکی اجازت سے اب میں بولنا چاہتا ہوں۔

مسٹر چیئرمین

آپ نے کافی بات کر لی ہے۔

وزیر اعلیٰ

جناب والا! میں نے تو آپ کے سوال کا جواب دیا تھا قرارداد کے متعلق چند گزارشات کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

مسٹر چیئرمین:- فرمائیے!

وزیر اعلیٰ:-

جناب والا! میں حاجی عبد محمد تھو تیسیلی صاحب کو اتنی عمدہ قرارداد پیش کرنے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں انہوں نے اپنے عوام کی نمائندگی کرتے ہوئے ایک اچھی قرارداد اس معزز ایوان میں پیش کی ہے۔ پراجیکٹ کے (نفع بخش) اور (نفع بخش) نہ ہونے کا تعلق ہے تو اس پر وزیر منصوبہ بندی پراچہ صاحب نے تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ علاوہ ازیں جب متعلقہ وفاقی

وزیر یہاں تشریف لائے تھے۔ تو ہم نے ان سے اس ضمن میں بات کی تھی، اسکے متعلق انکے احساسات اچھے تھے۔ انکی ہمدردیاں ہمارے ساتھ تھیں انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ اس پراجیکٹ کے بارے میں صدر ضیاالحق، وزیراعظم جونیجو صاحب کی خدمت میں ضرور عرض کرینگے کہ بلوچستان کے اس اہم منصوبہ کو کھٹائی میں نہ ڈالیں۔

جناب والا! ٹیکسٹائیل ملز کے بارے میں عرض کرتے ہوئے کہنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ جناب کو بھی علم ہے کہ ٹیکسٹائیل ملز میں پیداوار کا تعلق مارکیٹ میں کپڑے کے نرخ سے ہوتا ہے یہ اس بات پر منحصر ہوتا ہے کہ مارکیٹ میں قیمتوں میں اتار چڑھاؤ جو ہوتا ~~بہتا~~ ہے۔ مثلاً کپڑے کی قیمت کیا ہوتی ہے۔ کبھی مارکیٹ میں کپڑے کے دام کم ہوتے ہیں کبھی زیادہ ہوتے ہیں۔ ہمیشہ پراجیکٹ لگا کرتے ہیں۔ جہاں تک بلوچستان کا تعلق ہے میں یہ بات خوشی سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ مرکزی حکومت نے ہمیشہ خلاف توقع کام کیا ہے۔ اور یہ کہا جاتا ہے کہ یہ تو بڑے بے وقوف تھے بڑے ناسمجھ تھے ان کو بات ہی نہیں آتی ہے۔ تو اصل یہ بات نہیں ہے۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا کہ بلوچستان کے لوگوں کیلئے روزگار مہیا کرنا ہے۔ جس حکومت نے یہ کام کئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ایک لحاظ سے ناسمجھی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اور اگر دوسرے پہلو کو دیکھا جائے تو یہ کام بلوچستان کے عوام کے مفاد میں کیئے تھے، ہم ابھی اپنی مرکزی حکومت کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرائیں گے۔ ان سے گزارش کریں گے۔ کہ اس ہاؤس کے پینتالیس کے پینتالیس ممبران حکومت سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ ہمارے جیسی قدر بھی منصوبے ہیں خواہ وہ ٹیکسٹائیل مل کے ہوں یا سینڈک کا پراجیکٹ ہو یا دیگر منصوبے ہوں ہماری مرکزی حکومت انہیں ضرور پورا کرے گی۔ اور اس معاملے پر غور کرے گی۔ کیونکہ یہ منصوبے کسی فرد واحد کے نہیں ہیں۔ اس سے پورے بلوچستان کا تعلق ہے۔ جب اس منصوبہ پر کام ہو رہا تھا تو ہزاروں مزدور کام کر رہے تھے۔ جب ان لوگوں کو اس بات کا علم ہوا کہ سرکاری لوگ وہاں سے چلے گئے ہیں تو انہیں یہ خدشہ پیدا ہوا کہ شاید یہ منصوبہ بند ہو رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان لوگوں کا یہ خدشہ جائز ہے۔ وہ اپنے طور پر حق بجانب ہیں۔

مجھے امید ہے کہ حکومت اس منصوبے پر ضرور غور کرے گی - تاکہ یہ منصوبہ کسی نہ کسی طور چل پڑے

جناب والا! جو کچھ بھی ہوا ہے اس بارے میں یہاں پر بہت چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے - جن چیزوں کا یہاں ذکر کیا گیا ہے انہیں ہمیں تسلیم کرنا پڑتا ہے ہمارے لئے یہ بات بھی بڑے افسوس کی ہے کہ جو منصوبے بنائے جاتے ہیں اس کیلئے ہمارے پاس پلاننگ نہیں ہے - اور پلاننگ کا ہمارے پاس فقدان ہے - ہمیں پلاننگ کے فقدان کو پورا کرنا چاہیئے - تاکہ ہم جو کام کریں سمجھداری سے کریں - تاکہ آنے والی نسلیں یہ نہ کہہ سکیں کہ ہمارے بزرگوں نے بری رسم چھوڑی ہے - جس طرح میرے ساتھی نے قرار داد پر بات کی میرے وزیر نے آبنوشی کی طرف توجہ دلائی اس طرح سڑکیں ہیں - اور بہت سی چیزیں ہیں مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ انہوں نے صحیح منصوبہ بندی نہیں کی - ہمارے وزراء صاحبان کو منصوبوں سے جتنا پیار ہے - جس طرح انہوں نے اس کا اظہار فرمایا ہے - مجھے ان سے توقع ہے جب ان کے دل میں یہ احساس ہے کہ اچھا منصوبہ ہونا چاہیئے تو مجھے امید ہے کہ ہمارے محکمہ اریگیشن کے وزیر آئندہ جو بھی اسکیمیں دیں گے وہ منصوبے کے مطابق ہوں گی - اسی طرح وزیر مواصلات ہمیں ایسی اچھی سڑکیں دیں گے وہ بھی منصوبے کے مطابق ہونگیں - تاکہ آئندہ جو کابینہ بنے کم از کم وہ ہم پر اعتراض تو نہ کر سکے -

جناب والا! میں آپ کو دوبارہ مبارکباد پیش کرتا ہوں - آپ نے بڑے اچھے اور احسن طریقہ سے اس ہاؤس کو چلایا - آپ ہی کی صدارت میں اتنی عمدہ قرارداد پیش ہو رہی ہے - آج بڑا مبارک دن ہے - کہ اس قسم کی قرارداد پیش ہوئی ہے (تالیاں) دیکھیں لوگ سرداروں پر تنقید کر رہے ہیں - آپ بھی ایک سردار ہیں - آپ کی صدارت میں کتنی اچھی باتیں ہو رہی ہیں - اور مجھے توقع ہے کہ اگر یہی جذبہ ہم میں کار فرما رہا انشاءاللہ بلوچستان ترقی کی راہ پر آگے بڑھے گا - ہماری مستورات جو باتیں کر رہی ہیں انشاءاللہ ان کا حق بھی محفوظ رہے گا - اس کے ساتھ میں اس قرارداد کی پرزور تائید کرتا ہوں کہ اسے منظور کیا جائے - (تالیاں) (قرارداد منظور کی گئی)

چیئرمین

اگلی قرارداد سردار نثار علی صاحب کی ہے۔

وزیراعلیٰ

جناب والا! اس سے قبل کہ سردار نثار علی اپنی قرارداد ایوان میں پیش کریں میں جناب کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ جب کسی واقعہ کی تحقیقات کسی عدالت میں ہو رہی ہو تو وہ معاملہ قرارداد کی صورت میں معزز ایوان میں پیش نہیں کیا جا سکتا اور یہ اسمبلی کے قواعد و انضباط کار کے خلاف ہے۔ معزز محرک ایک سمجھدار اور تعلیم یافتہ شخص ہیں۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ اپنی قرارداد واپس لے لیں گے۔

سردار نثار علی

جناب چیئرمین! وزیر اعلیٰ کی وضاحت کے پیش نظر میں اپنی قرارداد واپس لیتا ہوں اور اسے ایوان میں پیش نہیں کرنا چاہتا۔ شکریہ۔

مسٹر چیئرمین

معزز رکن نے قرارداد واپس لے لی ہے اور وہ اسے پیش نہیں کر رہے ہے۔

جیسا کہ آپکو علم ہے کہ سردار بہادر خان بنگلزئی صاحب (وزیر تعلیم) آجکل بیمار رہنے کے باعث سول ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ لہذا میری گزارش ہے کہ انکی صحت یابی کیلئے دعا کیجئے۔ اللہ تعالیٰ انکو شفا عطا فرمائے (وزیر تعلیم کی صحت کیلئے دعائے صحت مانگی گئی)

مسٹر چیئرمین ـــــ اب سیکریٹری اسمبلی گورنر بلوچستان کا حکم پڑھ کر سنائیں گے ،

AZHAR SAEED KHAN,
Secretary Assembly.

" In exercise of the powers conferred on me by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I, Lieutinant General Khushdil Khan Afridi, Governor of Baluchistan, hereby prorogue the Provincial Assembly of Baluchistan, with immediate effect ".

مسٹر چیئرمین ـــــ اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے ،

(قبل از دوپہر گیارہ بج کر تیس منٹ پر اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی ہو گیا)